

السلام عليكم،

میں ایک انجینئر ہوں۔ میرے والد کے مرنے کے بعد میں نے جاپ چھوڑ دی والدہ کی دیکھ بھال کی وجہ سے اور میں عالمہ کے دوسرے سال میں ہوں تو آفس جاپ کرنا مشکل تھا مدرسے کے ساتھ۔ پھر میں آن لائن کام کرنا شروع کیا۔ میں مضامین لکھتی ہوں۔ پھر مجھے علمی تحریری کام کے لیے ایک پیشکش مل گی جس میں تxonah اچھی تھی اسے اکیڈمیک ورائٹنگ کہتے ہیں۔ کمپنی بیرون ملک طباء یا کلائینٹ سے کام لیتی ہے۔ زیادہ تر طباء اور کلائینٹ کے رپورٹوں پے کام کرنا ہوتا ہے۔ ہم کسی تیسرے فریق کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ہمیں عام طور پر پتہ نہیں ہوتا ہم طالب علم یا استاد کے لئے کام کر رہے ہیں کہ

میرا سوال ہے کہ اس سے حاصل ہونے والی کمائی جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ یونیورسٹی نہیں جانتے ہیں کہ طباء اپنی رپورٹ خود کر رہے ہیں تو کیا دھوکہ دہی میں تو نہیں آئے گا۔ لیکن آخر میں ہم اس ملازمت کے کام کو تیسرے فریق کے طور پر کام کرتے ہیں۔ میں الجھن میں ہوں۔ میری مدد فرمائیں (جواب بنسلکہ درج ہے حفظ فرمان)



## الجواب حامداً و مصلحتها

مسئولہ (اکیڈمک رائٹنگ کا) پیشہ اختیار کرنا اور اس پر اجر ملنا ہمارے لئے اثر طے کرنے والے مصائب مضافین جائز ہوں، لیکن اگر آپ کو یقین یا غالب گمان ہو کہ آپ کو کسی کے لئے دنگے ہاتھے والے مصائب طلبہ یا ایسے حضرات کے ہیں جن پر ان مضافین کو خود تحریر کرنا لازم تھا مگر وہ لوگ آپ کے ارادہ ان مضافین کو لکھوا کر اس کو اپنی طرف منسوب کر کے آگے کہیں پیش کریں گے تو یہ دھوکہ ہے، تو ایسے لوگوں کا کام کرنے سے احتساب لازم ہے، نیز ایسی صورت میں اس سے حاصل ہونے والی کمائی ہی کراحت سے خالی نہ ہوگی۔ اور اگر یقین سے معلوم ہو جائے کہ دوسرے کام اپنالاہر کر کے پیش کریں گے اور اتفاقی مدد لیں کے تو یہ دھوکہ وہی میں تعاون ہے، جس کی شریعت میں اجازت نہیں ہے۔ (اذننا لله رب العالمين / ۲۰۱۴/۱۱/۳۰)

معالم السنن للخطابي (١١٨/٢)

قال أبو داود : حدثنا أحمد بن حبيب ، قال : حدثنا سليمان بن عبيدة عن العلاء عن أبيه

، عن أبي هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس هنا من بخش

قال الشیخ قوله ليس هنا من بخش معناه ليس على سرتنا ومدھنا بروز أن من بخش أحاءه

وترك مناصحته فإنه قد ترك اتباعي والتمسك بيستني.

تفسير الألوسي (٤/٣٧٠)، بترقيم الشاملة آلية

ولَا تَعَاوِنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعَدْوَانِ } فِيمَنْ نَهَا كُلُّ مَا هُوَ مِنْ مَفْوِلَةِ الظَّلَامِ وَالْمَعْاصِي ،  
ويندرج فيه النهي عن التعاون على الاعتداء والاتقام . وعن ابن عباس رضي الله تعالى  
عنهمما . وأي العالية أخفا فسرا الإثم ترك ما أمرهم به وارتکاب ما نهاه عنده ، والعدوان  
بمحاوزة ما حده سبحانه لعياده في دينهم وفرضه عليهم في أنفسهم ، وقدamt التخلية  
على التخلية مسارعة إلى إيجاب ما هو المقصد بالذات .

التفسير الوسيط للزجيلي (١/٤٢٧)

ولا تتعاونوا على الإثم، أي الذنب والمعصية؛ وهي كل ما منعه  
الشرع،.....  
.....والله سبحانه وتعالى أعلم وعلمه أم واجهكم

الجواب صحيح  
أحمد شعيب

الجواب صحيح

الجواب صحيح  
احمد محمد ابراهيم غفران

دار الافتاء جامعة دار العلوم كراچي

مفتى جامعة دار العلوم كراچي

مفتى جامعة دار العلوم كراچي

١٩/١٢/٢٠١٨  
٤/جولی ٢٠١٨

١٩/١٢/٢٠١٨

١٨/١٢/٢٠١٨

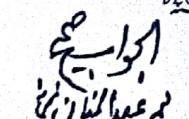
٥٦/جولی ٢٠١٨

الجواب صحيح

الجواب صحيح

الجواب صحيح

الجواب صحيح  
محمد عبد الرحمن زادہ  
٤-٤-٢٠١٨



الجواب صحيح  
٢٠/١٢/٢٠١٨

٢٠/١٢/٢٠١٨

٢١/١٢/٢٠١٨  
مفتى  
جامعة دار العلوم  
کراچی